45

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فى الطب والرقى

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ



اربعین طِبّ ورُقی

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

45

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أَربعون حديثًا
فی الطب والرقی

اربعینِ طب و رقیٰ

تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: **اربعینِ طب ورقیٰ**

تألیف: **ابوحمزہ عبدُالخالق صدّیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمُود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبدُاللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ- ﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾ [الجمعة : 2]. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ . أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔'' [الجمعة : 2]

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝﴾ [الشورى: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ

خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہٰی . ❶

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' ❷

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة: 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ . . . الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

❶ فتح القدير: 488/1.   ❷ صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم: 4612.

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جوان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشادفرمایا:

﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [النساء : 113]

''اوراللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّى وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدَبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ

أُمَّتَهٗ بِهٖ ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ . . .))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ . . .))

"اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔"

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63.

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث: 2668، عن زيد بن ثابت .

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ." [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي. قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ.)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہود مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِي الدَّارِيْنِ. رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا.)) [3]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: 27. [2] شرف أصحاب الحديث، ص: 31.

[3] العلل المتناهية: 111/1ـ المقاصد الحسنة: 411.

ایک دوسری روایت میں "فِـيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں "وَكُـنْـتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا" کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں "قِيْـلَ لَـهُ ادْخُـلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ" کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كُتِـبَ فِـيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "اَلْأَرْبَـعُـوْنَ ، اَلْأَرْبَـعِـيْـنَـاتُ" کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابو عبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابو القاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَـعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّـائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَـعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص: 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي: 271/2، برقم: 1727.

911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِي قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخْرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِيْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْأَرْبَعُوْنَ فِي الطب والرقٰى" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وكتبه
عبداللہ ناصر رحمانی
سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

ہر بیماری کا علاج ممکن

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ ﴾ (الاسراء : 82)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم قرآن میں سے تھوڑا تھوڑا نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے سراسر شفا اور رحمت ہے، اور وہ ظالموں کو خسارے کے سوا کسی چیز میں زیادہ نہیں کرتا۔''

حدیث 1

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً.)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو۔''

تین چیزوں میں شفا ہے

حدیث 2

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ: شَرْبَةِ

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5678.

عَسَلٍ، وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ، وَكَيَّةِ نَارٍ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ رَفَعَ الْحَدِيثَ.))❶

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے مرفوعاً بیان کیا ہے۔ ''شفا تین چیزوں میں ہے: شہید پینے، سینگی لگوانے اور آگ سے داغنے میں۔ لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔''

شہد سے علاج

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝﴾ (النحل : 69)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر ہر قسم کے پھلوں سے کھا، پھر اپنے رب کے راستوں پر چل جو مسخر کیے ہوئے ہیں۔ اس کے پیٹ سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں، اس میں لوگوں کے لیے ایک قسم کی شفا ہے۔ بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً ایک نشانی ہے جو غور وفکر کرتے ہیں۔''

حدیث 3

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ، فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ، فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، اسْقِهِ عَسَلًا، فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.))❷

❶ صحيح بخاری، كتاب الطب، رقم :5680.

❷ صحيح بخاری، كتاب الطب، رقم :5684.

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ دوبارہ آیا، آپ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ نے پھر اسے شہد پلانے کا حکم دیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میں نے تو اسے شہد پلایا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا ہے، البتہ تیرے بھائی کا پیٹ خطا کار ہے، اسے پھر شہد پلاؤ۔ چنانچہ اس نے شہد پلایا تو وہ تندرست ہوگا۔''

کلونجی سے علاج

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاِنۡ یَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ﴾

(الانعام: 17)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں۔''

حدیث 4

((وَعَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ، فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا، ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا الْجَانِبِ، فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا مِنَ السَّامِ، قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟

قَالَ الْمَوْتُ .)) [1]

''اور حضرت خالد بن سعد سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں نکلے۔ ہمارے ساتھ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ بھی تھے، وہ راستے میں بیمار ہو گئے۔ ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو اس وقت بھی وہ بیمار ہی تھے۔ حضرت ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے کہا: انہیں کلونجی استعمال کراؤ۔ اس کے پانچ یا سات دانے پیس لو، پھر زیتون کے تیل میں ملا کر چند قطرے ناک کی اس جانب اور چند قطرے ناک کی دوسری جانب ٹپکاؤ۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی تھیں کہ آپ نے فرمایا: بلاشبہ کلونجی میں سام کے علاوہ ہر مرض کی شفا ہے۔ میں نے پوچھا: سام کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: موت۔''

عود ہندی سے بیماری کا علاج

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (یونس: 57)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے عظیم نصیحت اور اس کے لیے سراسر شفا جو سینوں میں ہے اور ایمان والوں کے لیے سراسر ہدایت اور رحمت آئی ہے۔''

حدیث 5

((وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ: يُسْتَعَطُ بِهِ

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5687.

مِنَ الْعُذْرَةِ ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ .)) ❶

''اور حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: عود ہندی استعمال کیا کرو، بلاشبہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، حلق کی درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے، اور سینہ کے درد کے لیے اسے چبایا جاتا ہے۔''

پچھنے لگوانے سے علاج

حدیث 6

((وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه : أَنَّـهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ ، فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ ، وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ، وَقَالَ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ ، وَقَالَ: لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ ، وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ .)) ❷

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے سینگی لگوانے والے کی مزدوری کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی تھی۔ آپ کو ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے سینگی لگائی تھی اور آپ نے اسے دو صاع غلہ دیا تھا، نیز آپ نے ابو طیبہ رضی اللہ عنہ کے آقاؤں سے اس کے ٹیکس کے متعلق گفتگو کی تو انہوں نے اس میں تخفیف کر دی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنے لگوانا اور عود بحری استعمال کرنا ہے۔ آپ نے مزید ارشاد فرمایا: تم اپنے بچوں کو حلق کی بیماری کی وجہ سے ان کا تالو دبا کر تکلیف نہ دیا کرو

❶ صحيح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5692.
❷ صحيح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5696.

بلکہ (اس کے لیے) تم قسط ہندی استعمال کیا کرو۔"

حجامہ کے ذریعے آدھے سر کے درد کا علاج

حدیث 7

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ، مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ.)) [1]

"اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو احرام کی حالت میں آدھے سر کا درد ہو گیا تھا لہٰذا آپ نے سینگی لگوائی۔"

کھمبی کے پانی سے آنکھوں کا علاج

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ط كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ط﴾ (الاعراف: 160)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور ہم نے ان پر مَنّ اور سَلْویٰ نازل کیا (اور کہا:) جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمھیں دی ہیں، ان میں سے کھاؤ۔"

حدیث 8

((وَعَنْ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.)) [2]

"اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کھمبی من سے ہے، اور اس کا پانی

[1] صحيح بخاری، كتاب الطب، رقم: 5701.
[2] صحيح بخاری، كتاب الطب، رقم: 5708.

آنکھوں کے لیے شفا ہے۔“

پانی کے ذریعہ علاج

حدیث 9

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَآخَرَ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ، الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لَا، فَقَالَ: هُوَ عَلِيٌّ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهَا وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ: هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ، قَالَتْ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، قَالَتْ: وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ، فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ.)) [1]

”اور ام المومنین حضرت عائشہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور تکلیف زیادہ ہو گئی تو آپ نے بیماری کے دن میرے گھر گزارنے کے لیے اپنی دوسری ازواج مطہرات سے اجازت طلب کی۔ انہوں نے آپ کو اجازت دے دی تو آپ دو اشخاص حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان سہارا لے

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5714.

کر باہر تشریف لائے۔ اس وقت آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ (راوی کہتا ہے) کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ دوسرے صاحب کون تھے جن کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا؟ میں نے کہا: نہیں، مجھے تو معلوم نہیں۔ انہوں نے کہا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے حجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبکہ آپ کی بیماری بڑھ گئی تھی: مجھ پر سات مشکیزے پانی ڈالو جو پانی سے لبریز ہوں، شاید میں لوگوں کو کچھ نصیحت کروں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے ایک بڑے لگن میں بٹھایا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ پھر ہم نے ان مشکیزوں سے آپ پر پانی بہانا شروع کر دیا حتی کہ آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ تم نے تعمیل حکم کر دی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آئے، انہیں نماز پڑھائی، پھر خطاب کیا۔"

طاعون کی وبا کا حل

حدیث 10

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّأْمِ، . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ، فَاخْتَلَفُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْنَا لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ

تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّی، ثُمَّ قَالَ: ادْعُوا لِی الْأَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ، وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّی، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِی مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ، فَقَالُوا: نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَنَادَى عُمَرُ فِی النَّاسِ: إِنِّی مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ، قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ؟ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلَى قَدَرِ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ، إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِی بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِی فِی هَذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ، قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ.)) [1]

”اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے جا رہے تھے جب آپ مقام سرغ پر پہنچے تو آپ کی ملاقات

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5729.

فوجوں کے امراء حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں سے ہوئی۔ ان لوگوں نے امیر المومنین کو بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں پھوٹ پڑی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلا لاؤ۔ آپ انہیں بلا لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ مہاجرین اولین کی رائیں مختلف ہوگئیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کی باقی ماندہ جماعت آپ کے ساتھ ہے اور یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انہیں اس وبا میں ڈال دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اچھا اب آپ لوگ تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ۔ میں انصار کو بلا کر لایا آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا اور انہوں نے بھی مہاجرین کی طرح اختلاف کیا، کوئی کہنے لگا چلو، کوئی کہنے لگا لوٹ جاؤ۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ یہاں پر جو قریش کے بڑے بوڑھے ہیں جو فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ آئے تھے انہیں بلا لاؤ، میں انہیں بلا کر لایا۔ ان لوگوں میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا۔ سب نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس لوٹ چلیں اور وبائی ملک میں لوگوں کو لے جا کر نہ ڈالیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہو کر واپس مدینہ منورہ لوٹ جاؤں گا تم لوگ بھی واپس چلو۔ صبح کو ایسا ہی ہوا، حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کاش! یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی، ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے راہ فرار اختیار کر رہے ہیں لیکن اللہ ہی کی تقدیر کی طرف۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم انہیں لے کر کسی

ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز وشاداب اور دوسرا خشک۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا، اور خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا۔ بیان کیا کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آ گئے وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میرے پاس مسئلہ سے متعلق ایک ''علم'' ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی سرزمین میں (وبا کے متعلق) سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب ایسی جگہ وبا آ جائے جہاں تم خود موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔ راوی نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر واپس ہو گئے۔''

طاعون کی بیماری سے مرنے والے کی فضیلت

حدیث 11

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: الْمَبْطُونُ شَهِیدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِیدٌ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، اور طاعون کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔''

سورہ الفاتحہ سے دم کرنا

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5733.

أَتَـوْا عَـلَـى حَـيٍّ مِـنْ أَحْيَـاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَـذَلِكَ، إِذْ لُـدِغَ سَيِّـدُ أُولَـئِكَ فَـقَالُوا: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ؟ فَـقَـالُـوا: إِنَّـكُـمْ لَـمْ تَقْرُونَا، وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُـعْلًا، فَـجَـعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَـجْـمَـعُ بُـزَاقَـهُ وَيَتْفِلُ، فَبَرَأَ، فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوا: لَا نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَـأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ.)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلے کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان کی ضیافت نہ کی۔ اس دوران میں اس قبیلے کے سردار کو کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا۔ قبیلے والوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: تمہارے پاس اس کی کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی، لہٰذا ہم اس وقت تک دم نہیں کریں گے جب تک تم ہماری مزدوری طے نہ کرو، چنانچہ انہوں نے کچھ بکریاں دینا طے کر دیں۔ پھر ان میں سے ایک شخص نے سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کر دی، دم کرتے وقت منہ میں تھوک جمع کرتا رہا اور متاثرہ جگہ پر لگاتا رہا، ایسا کرنے سے وہ سردار تندرست ہو گیا۔ قبیلے والے بکریاں لے کر آئے تو صحابہ کرام نے کہا: جب تک ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ نہ لیں ہم یہ بکریاں نہیں لے سکتے، چنانچہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے بھی دم کیا جا سکتا ہے؟ بکریاں لے لو اور ان میں میرے

[1] صحيح بخاری، كتاب الطب، رقم: 5736.

لیے بھی حصہ رکھو۔''

فائدہ: سورۃ الفاتحہ یہ ہے:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۧ﴿۷﴾ ﴾ (الفاتحه)

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ بدلے کے دن کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا، جن پر نہ غصہ کیا گیا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔''

نظر بد کا دَم

حدیث 13

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ: اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ.)) [1]

''اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کی چہرے پر سیاہ دھبے تھے تو آپ نے فرمایا: اسے دم کراؤ کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے۔''

نظر بد برحق ہے

حدیث 14

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ، وَنَهَى

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5739.

عَنِ الْوَشْمِ .))❶

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: نظر لگ جانا برحق ہے۔ اور آپ نے جسم میں سرمہ بھرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔''

حدیث 15

((وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : رَاٰی عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَیْفٍ یَغْتَسِلُ ، فَقَالَ : وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُ كَالْیَوْمِ ، وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاةٍ . قَالَ : فَلُبِطَ سَهْلٌ ، فَاَتَی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ لَهُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لَكَ فِیْ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ؟ وَاللّٰهِ مَا یَرْفَعُ رَاْسَهُ . فَقَالَ : هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهُ اَحَدًا فَقَالُوْا: نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِیْعَةَ . قَالَ : فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامِرًا ، فَتَغَلَّظَ عَلَیْهِ ، وَقَالَ : عَلَامَ یَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اَلَّا بَرَّكْتَ؟ اِغْتَسِلْ لَهُ . فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَیَدَیْهِ وَمِرْفَقَیْهِ وَرُكْبَتَیْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَیْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهِ فِیْ قَدَحٍ ، ثُمَّ صَبَّ عَلَیْهِ ، فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَیْسَ بِهِ بَاْسٌ .))❷

''اور حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں، عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے جس قدر سفید و ملائم جلد آج دیکھی ہے ایسی کبھی نہیں دیکھی، راوی بیان کرتے ہیں،

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم :5740.

❷ شرح السنة : 164/12، رقم : 3245، مؤطا امام مالك : 939/2، ح :1811، سنن ابن ماجه، باب العین، رقم :3509۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

(اسی بات پر) سہل بے ہوش ہو کر گر گئے، انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا، اور آپ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کیا آپ کو سہل بن حنیف کے بارے میں کچھ خبر ہے؟ اللہ کی قسم! وہ تو اپنا سر بھی نہیں اٹھاتے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس کے متعلق کسی کے بارے میں گمان کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم عامر بن ربیعہ کے بارے میں گمان کرتے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے عامر کو بلایا اور اس سے سخت لہجے میں بات کی اور فرمایا: تم اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو، تم نے اس کے لیے برکت کی دعا کیوں نہ کی، اس کے لیے غسل کرو۔'' عامر نے اس کے لیے ایک برتن میں اپنا چہرہ، اپنے ہاتھ، اپنی کہنیاں، اپنے گھٹنے، پاؤں کے اطراف اور ازار کے ساتھ کے اعضاء دھوئے، پھر وہ پانی اس پر ڈالا گیا تو وہ (اُٹھ کر) لوگوں کے ساتھ چل پڑا اور اسے کوئی تکلیف نہیں تھی۔''

نبی کریم ﷺ کا دَم

حدیث 16

((وَعَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، اشْتَكَيْتُ، فَقَالَ أَنَسٌ: أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: **اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.**))[1]

''اور حضرت عبدالعزیز سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں اور حضرت ثابت

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم :5742.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ثابت نے کہا: اے ابوحمزہ! میری طبیعت ناساز ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دم نہ کروں؟ ثابت نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا پڑھ کر دم کیا: "اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا" "اے اللہ، لوگوں کے رب! اے تکلیف دور کرنے والے! تو شفا عطا فرما۔ (بے شک) تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا اور کوئی شفا دینے والا نہیں۔ تو ایسی شفا عطا فرما کہ بیماری بالکل نہ رہے۔"

اہل خانہ کو دم کرنا

حدیث 17

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهِ، وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ.)) [1]

"اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اہل خانہ کو یہ دعا پڑھ کر دم کرتے اور اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهِ، وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا." "اے اللہ، لوگوں کے رب! تکلیف دور کر دے۔ اسے شفا

[1] صحيح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5743.

عطا فرما اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں۔ تو ایسی شفا دے کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔ سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث منصور کے سامنے پیش کی، انہوں نے اسے ابراہیم نخعی سے بیان کیا، انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح بیان کیا۔''

شفا اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ ﴾ (الشعراء : 80)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔''

حدیث 18

((وَعَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْقِى، يَقُولُ: امْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھ کر دم کرتے تھے: ''امْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ '' اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کر دے۔ تیرے ہاتھ ہی میں شفا ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی تکلیف دور کرنے والا نہیں۔''

معوذتین سے دم کرنا اور پھونک مارنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ ﴾ (الفلق : 1 تا 5)

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الطب، رقم :5744.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ کہہ دیجیے میں مخلوق کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ (الناس: 1 تا 6)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: آپ کہہ دیجیے میں پناہ پکڑتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔''

حدیث 19

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِـ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾، وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهِ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور معوذتین پڑھ کر پھونکتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے اور جسم کے جس حصے تک ہاتھ جاتا وہاں تک پھیرتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب آپ

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5748.

بیمار ہوئے تو مجھے اس طرح کرنے کا حکم دیا۔''

شرک اور جادو انتہائی ہلاکت خیز ہیں

حدیث 20

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ.))[1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تباہ کر دینے والی چیزوں سے اجتناب کرو۔ وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، اور جادو کرنا کرانا ہے۔''

جادو برحق ہے

حدیث 21

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ: أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: جَائَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ: فِيمَا ذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5764.

ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ . قَالَ: فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَائَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفَأَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَشَفَانِي وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا، وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ .)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ آپ اپنے خیال کے مطابق ایک کام کر چکے ہوتے لیکن وہ نہیں کیا ہوتا تھا۔ آخر کار ایک دن آپ میرے پاس تشریف فرما تھے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، پھر دعا مانگی، اس کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جو بات پوچھی تھی، اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے مجھے دے دیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ کیا بات ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ایک نے دوسرے ساتھی سے کہا: اس صاحب کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم یہودی نے جو قبیلہ بنو زریق سے تعلق رکھتا ہے۔ پہلے نے کہا: کس چیز میں (جادو) کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: کنگھی اور اس سے جھڑنے والے بالوں میں جو نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھا ہوا ہے۔ اس نے پوچھا: وہ کہاں رکھا ہے؟ اس نے جواب دیا: ذی اروان نامی کنویں میں رکھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

[1] صحيح بخاری، كتاب الطب، رقم :5766.

چند صحابہ کو ساتھ لے کر اس کنویں پر تشریف لے گئے، اسے دیکھا وہاں کھجور کے درخت تھے، پھر آپ واپس سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ کی قسم! اس کنویں کا پانی مہندی کے نچوڑ جیسا سرخ ہے اور وہاں کی کھجوریں گویا شیطانوں کے سر ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ نے اسے نکالا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بہر کیف اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی ہے، اب مجھے اندیشہ ہے کہ مبادا لوگوں میں کوئی شر پیدا ہو۔ پھر آپ نے اسے دفن کر دینے کا حکم دیا۔''

تقاریر کا جادو اثر ہونا

حدیث 22

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا، أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمی مشرق کی طرف سے آئے، اور انہوں نے لوگوں کو خطاب کیا جس سے لوگ بہت متاثر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بعض تقریریں جادو اثر ہوتی ہیں۔''

عجوہ کھجور سے جادو کا علاج

حدیث 23

((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنِ اصْطَبَحَ

[1] صحيح بخاری، كتاب الطب، رقم: 5767.

كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرُّهُ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ ، وَقَالَ غَيْرُهُ: سَبْعَ تَمَرَاتٍ .))❶

''اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت عجوہ کھجوریں استعمال کرے اس کو رات تک زہر اور جادو سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ علی بن مدینی کے علاوہ دوسرے راوی نے بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ جو شخص سات کھجوریں کھالے۔''

نیک فال پسندیدہ عمل

حدیث 24

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ، قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ .))❷

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: چھوت لگنا کوئی چیز نہیں، اور بدشگونی کی بھی کوئی حیثیت نہیں، البتہ نیک فال مجھے پسند ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نیک فال کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی سے اچھی بات کہنا یا سننا۔''

مکھی گر جائے تو؟

حدیث 25

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا وَقَعَ

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الطب، رقم: 5768.

❷ صحيح بخاری، كتاب الطب، رقم: 5776.

الـذُّبَـابُ فِـى إِنَـاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِى أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِى الْآخَرِ دَاءً.)) ❶

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ پوری مکھی کو اس میں ڈبو دے، پھر اسے نکال کر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پَر میں شفا ہے، اور دوسرے میں بیماری ہے۔''

بیماری میں دوائی استعمال کرنا

حدیث 26

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ، بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ.)) ❷

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بیماری کے لیے دوائی ہے، جب دوائی بیماری کے موافق ہو جاتی ہے تو مریض اللہ کے حکم سے صحت یاب ہو جاتا ہے۔''

بچھو کے ڈس لینے پر دم کرنا

حدیث 27

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى، فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِى بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، وَأَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى،

---

❶ صحيح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5782.

❷ صحيح مسلم، کتاب السلام، رقم: 5741.

فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ .))[1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم سے منع فرمایا دیا تو آل عمرو بن حزم آئے اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے پاس دم تھا جو ہم بچھو کے ڈس لینے پر کیا کرتے تھے، اور آپ نے اس سے منع فرما دیا ہے، انہوں نے وہ دم آپ کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ اسے فائدہ پہنچائے۔''

شرکیہ دم سے اجتناب کرنا

حدیث 28

((وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرٰى فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ : اَعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ ، لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ .))[2]

''اور حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم دورِ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے دم مجھے سناؤ، ایسا دم جس میں شرک نہ ہو، اس میں کوئی حرج نہیں۔''

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب السلام، رقم :5731 .

[2] صحيح مسلم ، كتاب السلام، رقم :5732 .

حرام چیز سے علاج کرنے کی ممانعت

حدیث 29

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ .))[1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حرام چیز کو بطور دوا استعمال کرنے سے بھی منع فرمایا۔''

پاگل پن کا علاج

حدیث 30

((وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ ، فَقَالُوا: إِنَّا أُنْبِئْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ ، فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقْيَةٍ ، فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهًا فِي الْقُيُودِ؟ قَالَ: فَقُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: فَجَاءُوا بِمَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ، قَالَ: فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمْتُهَا أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ ، فَكَأَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ ، قَالَ: فَأَعْطَوْنِي جُعْلًا ، فَقُلْتُ: لَا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: كُلْ ، فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ .))[2]

---

[1] مسند احمد:305/2، سنن ابو داؤد، کتاب الطب، رقم:3870، سنن ترمذی، رقم :2045، سنن ابن ماجه، رقم :3459۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابوداؤد، باب کیف الرقٰی، رقم : 3901، مسند أحمد :21328۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور خارجہ بن صلت تمیمی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس سے لوٹ کر آئے اور ایک عرب خاندان کے پاس گئے۔ ان لوگوں نے کہا: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم اس انسان (رسول ﷺ) کے پاس سے ہو کر آئے ہو جس کے پاس بھلائی ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی دوائی یا دم ہے؟ ہمارے پاس زنجیروں میں باندھا ہوا ایک دیوانہ شخص ہے۔ ہم نے کہا: ہاں! تو انہوں نے زنجیروں میں باندھا ہوا دیوانہ شخص حاضر کیا، تو تین دن تک میں نے صبح وشام اس پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھونکی۔ میرے منہ میں جو تھوک جمع ہوتا وہ میں اس پر تھوک دیتا تھا، تو وہ گویا ایسے ہو گیا جیسے رسیوں سے باندھا ہوا شخص آزاد کر دیا گیا ہو۔ ان لوگوں نے مجھے اُجرت دی تو میں نے کہا: نہیں یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے میری عمر کی! لوگ باطل دم کے ذریعے سے کھاتے ہیں، اور تو نے حق دم کے ساتھ کھایا ہے۔''

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا طریقۂ علاج

حدیث 31

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، يَوْمَ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَهُشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ، فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ، وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِى طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَآءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً، اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا، ثُمَّ اَلْصَقَتْهُ

بِالْجُرْحِ ، فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ .))[1]

''اور سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے زخم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: نبی کریم ﷺ کا چہرہ زخمی ہو گیا، آپ کے سامنے کے رباعی دانت بھی شہید ہو گئے، اور آپ کے سر پر جو لوہے کی خود (ٹوپی) تھی وہ بھی ٹوٹ کر سر میں پیوست ہو گئی۔ پس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا خون دھوتی تھیں، اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں پانی لا کر ڈالتے تھے۔ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون بہنے میں اضافہ ہی ہو رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ٹکڑا جلا کر راکھ تیار کی اور زخم پر لگائی تو خون رُک گیا۔''

کھانے میں پرہیز کرنے سے علاج

حدیث 32

((وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، وَمَعَهُ عَلِيٌّ علیہ السلام ، وَعَلِيٌّ نَاقِهٌ ، وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهَا ، وَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيٍّ: مَهْ إِنَّكَ نَاقِهٌ ، حَتَّى كَفَّ عَلِيٌّ قَالَتْ: وَصَنَعْتُ شَعِيرًا وَسِلْقًا ، فَجِئْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ أَصِبْ مِنْ هَذَا فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ .))[2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجهاد، رقم :1790، صحیح بخاری، رقم : 5248، سنن ترمذی، رقم :2085، سنن ابن ماجه، رقم :3464، مسند احمد، رقم :22322.

[2] سنن ابوداؤد، کتاب الطب، رقم : 3856، سنن ابن ماجه، رقم : 3442۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

''اور سیدہ ام منذر بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ علی رضی اللہ عنہ بیماری سے اُٹھے تھے اور کمزور تھے۔ ہمارے گھر میں کھجور کے گچھے لٹکائے گئے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور ان میں سے کھانے لگے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے کو اُٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرمانے لگے: ٹھہر جا تو نہ کھا، تو بیماری سے اُٹھا ہے یہاں تک کہ علی رضی اللہ عنہ رک گئے۔ میں نے جو اور چقندر ملا کر تیار کر کے کھانے کے لیے پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اس سے کھاؤ، یہ تیرے لیے مفید ہے۔''

بڑھاپا لا علاج بیماری

حدیث 33

((وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، رَفَعَهُ: تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ: الْهَرَمُ .)) [1]

''اور سیدنا اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں: تم دوائی کرو اللہ نے کوئی بیماری نہیں اُتاری، مگر اس کی دوا بھی اتاری ہے، سوائے ایک بیماری کے اور وہ بڑھاپا ہے۔''

کاہن کے پاس جانے کی مذمت

حدیث 34

((وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَتَى

[1] سنن ابو داود، کتاب الطب، رقم: 3855، سنن ترمذی، رقم: 2038، سنن ابن ماجه، رقم: 3436، مسند احمد، رقم: 17985۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .)) ❶

''اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس سے کسی گم شدہ چیز کے بارے میں دریافت کرے تو اس شخص کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی۔''

نجومی کے پاس جانے کی مذمت

حدیث 35

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ ، زَادَ مَا زَادَ .)) ❷

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا، وہ (حصولِ سحر میں) جس قدر بڑھتا گیا اسی قدر وہ (حصولِ علم نجوم میں) بڑھتا گیا۔''

سر کی تکلیف کا علاج

حدیث 36

((وَعَنْ سَلْمَى خَادِمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ احْتَجِمْ

❶ صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم :5821.

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الطب، رقم :3905۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْضِبْهُمَا .))❶

''اور نبی ﷺ کی خادمہ سلمیٰ کہتی ہیں کہ جو کوئی نبی کریم ﷺ سے سر کی تکلیف کی شکایت کرتا تو آپ ﷺ یہی فرماتے کہ سینگی لگواؤ، اور جو شخص دونوں پاؤں میں تکلیف کی شکایت کرتا تو آپ یہی فرماتے کہ اُن دونوں کو مہندی سے رنگیں کرو۔''

شراب ایک بیماری

حدیث 37

((وَعَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدِ الْجُعْفِيِّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ؟ فَنَهَاهُ، أَوْ كَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ! فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ .))❷

''اور سیدنا طارق بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے شراب کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اس سے منع کر دیا یا ناپسند کیا، تو سائل نے کہا: میں دوا کے لیے تیار کرتا ہوں، پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ دوائی نہیں بلکہ بیماری ہے۔''

تعویذات لٹکانے کی مذمت

حدیث 38

((وَعَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَبِي مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ أَعُودُهُ وَبِهِ حُمْرَةٌ، فَقُلْنَا: أَلَا

❶ سنن ابوداؤد، كتاب الطب، رقم :3858، مسند أحمد، رقم :2707۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، رقم :5141.

تُعَلِّقُ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ .)) ❶

''اور عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں: میں عبداللہ بن عکیم بن معبد جہنی کے پاس آیا اور ان کی عیادت کی۔ انہیں خسرہ نما کوئی بیماری تھی۔ میں نے کہا: آپ تعویذ نہیں باندھ لیتے؟ انہوں نے کہا: میں اللہ سے اس کی پناہ مانگتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی چیز لٹکائے گا وہ اس کے سپرد کیا جائے گا۔''

جبریل علیہ السلام کا دم

حدیث 39

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنِ حَاسِدَةٍ ، بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ .)) ❷

''اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا محمد ﷺ آپ بیمار ہیں؟ فرمایا: ہاں میں بیمار ہوں۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: میں اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں ہر بیماری سے جو آپ کو ایذا پہنچائے اور ہر نفس اور ہر حاسد آنکھ کے شر سے بچائے، میں آپ کو اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں اور اللہ ہی آپ کو شفا دے گا۔''

❶ جامع الترمذی، ابواب الطب، رقم: 2072۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❷ سنن ترمذی، ابواب الجنائز، رقم: 972، صحیح مسلم، رقم: 2186، سنن ابن ماجة، رقم: 3523، مسند احمد، رقم: 11163.

پرندوں سے فال لینے کی مذمت

حدیث 40

((وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ ، كُنَّا نَاْتِى الْكُهَّانَ . قَالَ: فَلَا تَاْتُوْا الْكُهَّانَ قَالَ : قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ . قَالَ: ذٰلِكَ شَىْءٌ يَجِدُهٗ اَحَدُكُمْ فِىْ نَفْسِهٖ ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ . قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ: كَانَ نَبِىٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ يَخُطُّ ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ))[1]

''اور معاویہ بن حکم بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کچھ ایسے امور ومعاملات ہیں جو ہم دورِ جاہلیت میں کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہم پرندوں کے ذریعے فال لیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایسی چیز ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دل میں پاتا ہے وہ (فال لینا) تمہیں (کام کرنے سے) نہ روکے۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو لکیریں کھینچا کرتے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک نبی بھی لکیریں کھینچا کرتے تھے، جس کا خط ان کے خط کے موافق ہوگیا تو ٹھیک ہے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: 1199، سنن ابوداؤد، رقم: 930، المشکاۃ، رقم: 4592.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخاري، ومعه فتح الباري، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذي، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابي الجلبي، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد الله محمد بن يزيد القزويني، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، مطبعة الحلبي، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامي، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائي (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألباني، طبعة المكتب الإسلامي.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقي، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمي، منشورات دار الكتاب العربي، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزي، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم، بيروت.